تقریر

تقریر بابت اہل بیت
وقت 5-7 منٹ

سیرت حضرت رقیہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ۔ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ۔ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ۔ وَّامۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ۔ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ (اللہب:2-6)

ترجمہ: ابولَہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ اُس کے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ وہ ضرور ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔ اور اُس کی عورت بھی، اس حال میں کہ وہ بہت ایندھن اٹھائے ہوئے ہو گی۔ اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا مضبوطی سے بٹا ہوا رسّہ ہو گا۔

تمہاری صبح حسین ہو رُخ سحر کی طرح
تمہاری رات منور ہو شب قمر کی طرح
کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکو ہنس کر
کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت حضرت رقیّہ رضی اللہ عنہا۔

آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ خاکسار نے ابتداء میں سورۃ اللہب کی تلاوت کیوں کی ہے کیونکہ یہ سورۃ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے پہلے نکاح کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی تھی۔ اس کا ذکر آگے ہو گا۔

حضرت رقیہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوسری صاحبزادی تھیں۔ آپؓ بعثتِ نبوی سے سات سال پہلے پیدا ہوئیں-اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تینتیس برس تھی۔ حضرت رقیہؓ حضرت زینبؓ سے تین برس چھوٹی تھیں۔

(ازواج مطہرات وصحابیات صفحہ 257)

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمدؐ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پرورش پائی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر سات سال تھی۔ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا تو ان کے ساتھ آپکی صاحبزادیوں نے بھی اسلام قبول کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت رقیہؓ کا نکاح اپنے چچا ابولہب کے بیٹے عتبہ سے کیا تھا ابھی رخصتی ہونا باقی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوّت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے۔ پیغمبر اسلام کے راستہ میں رکاوٹ ڈالنے اور پیغامِ حق کے مقابلہ میں کفر اور شرک کی اشاعت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ اللہب میں آیت تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ میں ابولہب اور اس کی بیوی کی مذمت فرمائی تو ابولہب نے اپنے بیٹے کو بلا کر کہا اگر تم محمد کی بیٹی کو طلاق دے کر ان سے علیحدگی اختیار نہیں کی تو تمہارا میرے ساتھ اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔ عتبہ نے حضرت رقیہؓ کو باپ کے کہنے پر طلاق دے دی۔

(طبقات ابن سعد الاصابہ الابن حجر صفحہ 297)

سامعین! یہ پہلی بڑی تکلیف تھی جو حضرت رقیہؓ کو اسلام کی راہ میں اُٹھانی پڑی لیکن اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کردوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کردیا اور ساتھ ہی رخصتی کردی۔

(کنزالعمال جلد6 صفحہ 375)

اس شادی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو نصیحت فرمائی کہ عثمانؓ کا خاص خیال رکھنا۔ وہ اپنے اخلاق میں دیگر اصحاب کی نسبت زیادہ میرے مشابہ ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضورؐ صاحبزادی رقیہؓ کے ہاں گئے تو وہ حضرت عثمانؓ کا سر دھو رہی تھیں۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء التاسع صفحہ 58)

حضرت نبی کریمؐ نے اپنی لونڈی ام عیاش جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو وغیرہ کروایا کرتی تھیں۔ حضورؐ نے بطور خادمہ یہ لونڈی حضرت رقیہؓ کی شادی کے وقت گھریلو کام کاج میں اُن کی مدد کے لیے ساتھ بھجوائی۔

(ابن ماجہ کتاب الطھارۃ)

سامعین! نبوت کے پانچویں سال میں جب کفار کے مظالم حدِ برداشت سے بڑھ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کا یہ پہلا قافلہ تھا اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جوڑا خوبصورت ہے۔

(البدایہ والنہایہ جلد3 صفحہ 66)

حضرت رقیہؓ بنت محمدؐ وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے مکہ سے حبشہ ہجرت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی حبشہ ہجرت پر فرمایا ”ابراہیم اور لوط کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت کی۔“

(ابنِ عساکر جلد3 صفحہ 150 بیروت)

حضرت رقیہؓ کے حبشہ ہجرت کر جانے کے بعد کئی روز تک جب آپؓ کی کوئی اطلاع نہ ملی اس پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے حد پریشان ہوئے اور مکہ سے باہر تشریف لے جا کر آنے جانے والے مسافروں سے پوچھتے۔ ایک روز ایک عورت نے کہا کہ مَیں نے ان کو حبشہ میں دیکھا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کس حال میں تھے؟ اُس عورت نے جواب دیا کہ عثمان نے اپنی بیوی کو ایک گدھے پر سوار کیا ہوا تھا۔ اُس کا جواب سُن کر حضور اقدسؐ نے فرمایا ”اللہ ان کا ساتھی ہو۔“

(ازواج مطہرات و صحابیات صفحہ 260)

حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ نے تقریباً 7 یا 8 سال کا عرصہ حبشہ میں گزارا۔ حضرت رقیہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلوتی صاحبزادی تھیں جنہوں نے اسلام کی اس پہلی ہجرت کی توفیق پائی۔ آپؓ اپنی مہربان اور شفیق والدہ نیز دوسرے گھر والوں سے جدائی کا زخم لیے، دوبارہ ملنے کی اُمید میں صبر سے وقت گزارتی رہیں مگر افسوس کہ 11 رمضان المبارک، ہجرت مدینہ سے تین سال قبل حضرت رقیہؓ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ انتقال کر گئیں۔ پھر مکہ میں دوبارہ اپنی والدہ کے ساتھ رہنا حضرت رقیہؓ کو نصیب نہ ہوا۔ حبشہ میں ان کے ہاں ایک بیٹا عبد اللہ پیدا ہوا۔ اسی کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بیٹے کی عمر دو سال تھی جب ایک مرغ نے اُس کے چہرے پر چونچ مار کر ان کا چہرہ زخمی کر دیا تھا اور اسی زخم کے بگڑ جانے سے ان کی وفات ہوگئی۔ اس کی علاوہ حضرت رقیہؓ کی کوئی اور اولاد نہ تھی۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت فرمانے والے ہیں تو حضرت عثمانؓ چند صحابہ کرام کے ساتھ مکہ آئے اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔ ہجرت حبشہ کے بعد حضرت عثمانؓ ہجرت مدینہ کے لئے تیار ہو گئے اور اپنی بیوی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سمیت مدینہ کی طرف دوسری ہجرت فرمائی۔

(الاصابہ لابن حجر جلد4 صفحہ 298)

اور اس طرح یہ دونوں میاں بیوی ”صاحب الہجرتین“ (دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہو گئے۔

سامعین کرام! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ کے گھر حضرت اسامہ بن زیدؓ کے ذریعے تحفے تحائف بھی بھجواتے تھے۔ حضرت اسامہؓ جو دس سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ مدینہ کے ابتدائی زمانہ کا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضورؐ نے میرے ہاتھ ایک طشت دے کر حضرت عثمانؓ کی طرف بھیجا جس میں کچھ گوشت تھا۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو وہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ میں نے ان دونوں جیسا خوبصورت جوڑا اور کوئی نہیں دیکھا۔ کبھی میں حضرت عثمانؓ کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی حضرت رقیہؓ کی طرف۔ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان سے مل آئے ہو؟ میں نے کہا۔ جی حضور۔ فرمایا، کیا تو نے ان سے زیادہ حسین جوڑا دیکھا ہے؟ میں نے کہا، نہیں! پھر بتایا کہ یارسول اللہؐ! میں کبھی حضرت رقیہؓ کو دیکھتا تھا اور کبھی حضرت عثمانؓ کو۔

(طبرانی جلد 1 صفحہ 76)

دو ہجری غزوہ بدر کا سال تھا جب حضرت رقیہ کو خسرہ کے دانے نکلے اور سخت تکلیف ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی تیاری میں مصروف تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تیار ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خطاب کر کے فرمایا: رقیہ بیمار ہے آپ ان کی تیمار داری کے لئے مدینہ میں ہی قیام کریں۔ آپ کے لئے بدر میں شرکت کرنے والوں کے برابر اجر ہے اور غنائم میں بھی ان کے برابر حصہ ہے۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 533)

سامعین! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بدر ہی میں تھے کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تکلیف بڑھ گئی اور انہوں نے اکیس 21 سال کی عمر میں داعی اجل کو لبّیک کہا۔ ایک روایت کے مطابق جب قبر پر مٹی ڈالی جا رہی تھی حضرت زیدؓ بن حارثہ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔

یہ ایک طبعی امر ہے کہ اپنی اولاد کا دکھ برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے بالکل اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لخت جگر کی وفات کی اطلاع پا کر طبعاً مغموم ہوئے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت رقیہؓ کے جنازے میں رسول کریمؐ ان کی قبر کے پاس بیٹھے آنسو بہا رہے تھے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

غزوہ بدر سے مدینہ تشریف لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف لے گئے اور انہیں خدا کے حوالے کرتے ہوئے یوں الوداع کیا کہ "جاؤ! ہمارے پہلے مرحوم عثمان بن مظعون سے جا ملو" (مہاجرین میں حضرت عثمانؓ بن مظعون پہلے صحابی تھے جنہوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی)۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو لے کر حضرت رقیہؓ کی قبر پر آئے تو فاطمہؓ قبر کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ کر رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلاسہ دیتے ہوئے اپنے دامن سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز)

حضرت رقیہؓ رضی اللہ عنہا نہایت موزوں اندام تھیں۔ زرقانی میں ہے۔ وہ نہایت خوبصورت تھیں نہ صرف خوبصورت بلکہ خوب سیرت بھی۔ آپ حیاء دار، پاک اور نفیس طبیعت کی مالک تھیں۔ آپ نے عصمت و پرہیز گاری زہد و تقویٰ، نفاست و طہارت، شرم و حیا، حمیت اور غیرت اور دیگر اوصاف کریمہ اور اخلاق عالیہ ورثہ میں پائے تھے۔ حضرت رقیہؓ رضی اللہ عنہا کی تدفین کے بارے میں یہی قرین قیاس ہے کہ جنت البقیع میں دیگر اہل بیت کے ساتھ ہی آپؓ کی بھی تدفین ہوئی ہو گی۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)